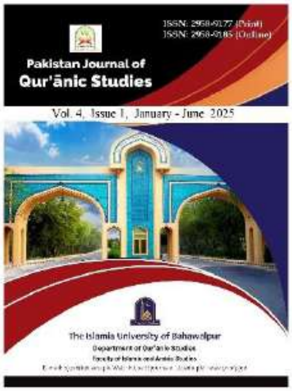

Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol. 4, Issue 1, January – June 2025, Page No. 127 - 140

HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/243

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4217

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

---

Title **Artificial Intelligence & the Preaching of Islam: An Analytical Study of Opportunities, Challenges & Maqasid al-Shariah in the Light of Islamic Sciences**

Author (s):

Dr. Umm-e-Laila
Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies, The Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur, Pakistan. ummelaila@gsw.edu.pk

Dr. Faryal Umbreen
Assistant Professor/ In charge Dawah Centre for Women, Dawah Academy, International Islamic University, Islamabad. faryal.umbreen@iiu.edu.pk

Muhammad Ahmad
Lecturer, Islamic Studies, Dar-ul-Madina International University, Islamabad. drmeerahmadmalik@gmail.com

Received on: 02 June, 2025
Accepted on: 15 June, 2025
Published on: 30 June, 2025

Citation: Dr. Umm-e-Laila, Dr. Faryal Umbreen, and Muhammad Ahmad. 2025. “مصنوعی ذہانت اور تبلیغِ دین: اسلامی علوم کی روشنی میں مواقع، چیلنجز اور مقاصدِ شریعہ پر مبنی ایک تحقیقی جائزہ: Artificial Intelligence & The Preaching of Islam: An Analytical Study of Opportunities, Challenges & Maqasid Al-Shariah in the Light of Islamic Sciences”. *Pakistan Journal of Qur’ānic Studies* 4 (1):127-40. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4217.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

مصنوعی ذہانت اور تبلیغِ دین: اسلامی علوم کی روشنی میں مواقع، چیلنجز اور مقاصدِ شریعہ پر مبنی ایک تحقیقی جائزہ

Artificial Intelligence & the Preaching of Islam: An Analytical Study of Opportunities, Challenges & Maqasid al-Shariah in the Light of Islamic Sciences

Dr. Umm-e-Laila
Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies, The Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur, Pakistan. ummelaila@gsw.edu.pk
Dr. Faryal Umbreen
Assistant Professor/ In charge Dawah Centre for Women, Dawah Academy, International Islamic University, Islamabad. faryal.umbreen@iiu.edu.pk
Muhammad Ahmad
Lecturer, Islamic Studies, Dar-ul-Madina International University, Islamabad. drmeerahmadmalik@gmail.com

Abstract:

This extensive research paper explores the multifaceted intersection of Artificial Intelligence (AI) and the Islamic practice of Da'wah (inviting to Islam). In an era dominated by the Fourth Industrial Revolution, AI presents both unprecedented opportunities and significant challenges for the dissemination of the Islamic message. This paper, synthesizing insights from a diverse body of contemporary Muslim scholarship, provides a comprehensive analysis of AI's potential role in transforming global Da'wah efforts.

The primary argument is that AI, if developed and implemented within a robust ethical framework derived from Maqasid al-Shari'ah (the higher objectives of Islamic Law), can serve as a powerful tool for good. The paper examines several practical applications of AI, including the development of intelligent Da'wah platforms and chatbots capable of providing instant, multilingual, and context-aware responses to queries about Islam; the use of advanced translation and content generation technologies, such as holography, to overcome linguistic and geographical barriers; and the critical role of AI in knowledge verification, particularly in the sciences of Hadith and manuscript studies, to combat misinformation and ensure authenticity.

However, the paper also critically addresses the inherent challenges. It delves into the problem of algorithmic bias, the ethical dilemmas of attributing religious authority to machines, and the indispensable need for human oversight by qualified scholars. Drawing upon the principles of Hifz al-Din (Preservation of

Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4217

Religion) and Hifz al-'Aql (Preservation of Intellect), it argues that AI must function as an aid to, not a replacement for, human scholars and preachers. The research concludes that while AI technologies like ChatGPT show promise as research assistants, their current limitations prevent them from undertaking independent jurisprudential reasoning (Ijtihad) or issuing fatwas. The path forward lies in fostering interdisciplinary collaboration between Islamic scholars and AI experts to build systems that are not only technologically advanced but also deeply rooted in the ethical and spiritual traditions of Islam, ensuring that this powerful technology is harnessed to serve humanity and promote a true understanding of the faith.

Keywords: *Artificial Intelligence (AI), Islamic Da'wah, Islamic Sciences, Maqasid al -Shari'ah, Islamic Ethics*

تمہید:

اکیسویں صدی، جسے بجا طور پر چوتھے صنعتی انقلاب کا دور کہا جاتا ہے، مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے بے مثال عروج کی گواہ ہے، ایک ایسی تکنیکی قوت جو انسانی تہذیب کے ہر شعبے میں، صنعت و تجارت سے لے کر طب، تعلیم، اور ابلاغ تک، بنیادی تبدیلیاں لا رہی ہے۔ اس عالمگیر تکنیکی پیشرفت کے مرکز میں، دینِ اسلام کے پیروکاروں کے لیے یہ سوال کلیدی اہمیت کا حامل ہے کہ اس طاقتور آلے کو اسلام کے آفاقی پیغام، یعنی تبلیغِ دین، کی خدمت کے لیے کس طرح مؤثر طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے؟ یہ تحقیقی مقالہ اسی سوال کے جواب کی تلاش میں ایک عاجزانہ کوشش ہے، جس کی بنیاد عصری مسلم علماء اور مفکرین کی تحقیقات پر رکھی گئی ہے جو اس نئے تکنیکی افق کو اسلامی علوم کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ علماء اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ مسلم دنیا کے اہل علم اب محض اس ٹیکنالوجی کے غیر فعال صارف نہیں رہنا چاہتے، بلکہ وہ اسے اسلامی علوم کی گہرائیوں کو سمجھنے اور اس کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لیے ایک فعال آلے کے طور پر اپنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ تبلیغِ دین، جو کہ دینِ اسلام کی روح ہے اور امتِ محمدیہ کا بنیادی فریضہ ہے، ہمیشہ سے اپنے دور کے جدید ترین وسائل کو اپناتی آئی ہے۔ آج مصنوعی ذہانت ہمیں ایسے مواقع فراہم کر رہی ہے جن کا تصور چند دہائیاں قبل تک محال تھا۔ اس مقالے میں ہم مصنوعی ذہانت کے تبلیغی میدان میں اطلاقات، ان سے جڑے مواقع، چیلنجز، اور ان کے استعمال کے لیے ضروری شرعی و اخلاقی ضوابط کا مقاصدِ شریعہ کی روشنی میں گہرائی سے جائزہ لیں گے۔ ہم یہ تجزیہ کریں گے کہ کس طرح اے آئی پر مبنی دعوتی پلیٹ فارمز، مواد کی تخلیق و تصدیق کے نظام، اور لسانی رکاوٹوں کو دور کرنے والے ٹولز تبلیغ کے کام کو ایک نئی، انقلابی جہت عطا کر سکتے ہیں۔

1. تبلیغ کا جدید منظر نامہ اور مصنوعی ذہانت کی ناگزیر ضرورت:

عصرِ حاضر معلومات کے دھماکے اور نظریاتی کشمکش کا دور ہے۔ ڈیجیٹل دنیا نے جہاں ایک طرف علم تک رسائی کو آسان بنایا ہے، وہیں دوسری طرف غلط معلومات، اسلاموفوبیا اور فکری انتشار کا ایک سیلاب بھی پیدا کیا ہے۔ اس تناظر میں تبلیغ کے روایتی طریقے، اگرچہ اپنی جگہ انتہائی اہم ہیں مگر عالمی سطح پر پیغام کی مؤثر ترسیل کے لیے ناکافی ثابت ہو رہے ہیں۔ **ڈاکٹر یعقوب عماری اپنی تحقیق** "المنصة الدعوية ودورها في تبليغ الإسلام – الذكاء الاصطناعي أنموذجا "**میں اس ضرورت** کو اجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"تبرز الإشكالية الرئيسية أمام الدعاة إلى الله في إجادة وإتقان عدد كبير من اللغات لتوصيل الإسلام لغير المسلمين، وبالتالي صعوبة تبليغ الإسلام ونشره على نطاق واسع وبطريقة سريعة، وقد تكون المنصة الرقمية الدعوية إضافة جدية للدعاة في سبيل إيصال الإسلام ونشره والتعريف به على أكمل وجه، خصوصا أن هذه المنصة ستكون قائمة على الذكاء الاصطناعي وتهدف للتعريف بالإسلام وشرحه بطريقة جيدة وبلغات متعددة."[1]

"اللہ کی طرف بلانے والے داعیوں کے سامنے بنیادی مسئلہ غیر مسلموں تک اسلام پہنچانے کے لیے بہت سی زبانوں میں مہارت اور کمال حاصل کرنا ہے، جس کی وجہ سے اسلام کو وسیع پیمانے پر اور تیزی سے پھیلانے میں دشواری ہوتی ہے۔ ایک ڈیجیٹل دعوتی پلیٹ فارم داعیوں کے لیے اسلام کو پہنچانے، پھیلانے اور اس کا بہترین طریقے سے تعارف کرانے کی راہ میں ایک سنجیدہ اضافہ ہو سکتا ہے، خاص طور پر جب یہ پلیٹ فارم مصنوعی ذہانت پر مبنی ہو اور اس کا مقصد اسلام کا تعارف اور اس کی تشریح اچھے طریقے سے اور متعدد زبانوں میں کرنا ہو۔"

مصنوعی ذہانت اس خلا کو پر کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ نہ صرف ایک غیر فعال معلوماتی ذخیرہ ہے، بلکہ یہ سیکھنے، تجزیہ کرنے، انسانی زبان کو سمجھنے اور اس کے مطابق ردِ عمل دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی ایک ایسے ڈیجیٹل مبلغ کا کردار ادا کر سکتی ہے جو ہفتے کے ساتوں دن، چوبیس گھنٹے دستیاب ہو، اور ہر فرد سے اس کی زبان اور ذہنی سطح کے مطابق گفتگو کر سکے۔ ڈاکٹر ابراہیم رحمانی، جو ایک ممتاز اسلامی مفکر ہیں، اس امید کا اظہار کرتے ہیں:

---

[1] يعقوب عماري، "المنصة الدعوية ودورها في تبليغ الإسلام – الذكاء الاصطناعي أنموذجا"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 449.

"هل نستطيع بالذكاء الاصطناعي اختزال الوقت والجهد وتحقيق نتائج أفضل في نشر الإسلام؟ في خدمة القرآن الكريم والسنة المطهرة؟ في التسهيل على الناس معرفة أحكام دينهم والالتزام بها وتحقيق مقاصدها؟"[2]

"کیا ہم مصنوعی ذہانت کے ذریعے وقت اور محنت کو کم کر کے اسلام کی اشاعت میں بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں؟ قرآن کریم اور سنتِ مطہرہ کی خدمت میں؟ لوگوں کے لیے اپنے دین کے احکام جاننے، ان پر عمل کرنے اور ان کے مقاصد کو حاصل کرنے میں سہولت پیدا کرنے میں؟"

یہ سوالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مسلم مفکرین مصنوعی ذہانت کو محض ایک جدید آلے کے طور پر نہیں، بلکہ دین کی خدمت کے لیے ایک حکمت بھرے وسیلے کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر موعاد برجیحان اور ڈاکٹر علی خضرۃ اپنی مشترکہ تحقیق "أثر تطبيق الذكاء الاصطناعي على الدعوة والثقافة الإسلامية" میں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ معاشرے کے ہر پہلو میں سرایت کر چکی ہے:

"لا يمكن تجاهلها عقل نظرا لشدة الحاجة المتزايدة لهذا النوع من التطور التكنولوجي حتى أضحى الذكاء الاصطناعي المسيطر الأول على كل مجالات الحياة."[3]

"اسے عقلی طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اس قسم کی تکنیکی ترقی کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر، مصنوعی ذہانت زندگی کے تمام شعبوں پر پہلا کنٹرولر بن گئی ہے۔"

ڈاکٹر موعاد برجیحان اور ڈاکٹر علی خضرۃ کا یہ اقتباس جدید عہد کی ایک نہایت اہم حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ مصنوعی ذہانت محض ایک سائنسی ایجاد نہیں بلکہ انسانی زندگی کا بنیادی حصہ بن چکی ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسے نظر انداز کرنا عقلاً ممکن نہیں، کیونکہ اس نے معیشت، تعلیم، دعوت، اور ثقافت سمیت ہر میدان میں اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے۔ ان کا مؤقف ہمیں اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اسلامی دعوت اور ثقافتی سرگرمیوں کو بھی جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے تاکہ وہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق مؤثر رہ سکیں۔

---

[2] إبراهيم رحماني، "كلمة رئيس الملتقى"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 14.

[3] موعاد برجيحان، وعلي خضرة، "أثر تطبيق الذكاء الاصطناعي على الدعوة والثقافة الإسلامية"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 671.

2. تبلیغِ دین کی خدمت میں مصنوعی ذہانت کے عملی اطلاقات:

مختلف تحقیقات مصنوعی ذہانت کے متعدد عملی اطلاقات کی نشاندہی کرتی ہیں جنہیں تبلیغی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے:

الف: آج کے دور میں لوگ اپنے سوالات کے فوری اور مستند جوابات چاہتے ہیں۔ ایک ایسا پلیٹ فارم جو اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور تاریخ کے بارے میں معلومات فوری طور پر فراہم کرسکے، تبلیغ کا ایک انقلابی ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر حمامہ میلودی اور ڈاکٹر کمال قدۃ اپنی تحقیق "جهود العالم مُحَّد زكي خضر في توظيف تقنيات الذكاء الاصطناعي في خدمة القرآن وعلومه" میں ایک ایسی ہی شخصیت کے کام پر روشنی ڈالتے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی قرآن کریم کی خدمت کے لیے مصنوعی ذہانت کے استعمال کے لیے وقف کردی۔ محمد زکی خضر کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:

"يعتبر مُحَّد زكي خضر أحد رواد استخدام الذكاء الاصطناعي في مختلف المجالات في العالم، فكان يفكر في كيفية تقديم خدمة جليلة للإسلام من خلال تخصصه العلمي، فاهتدى لفكرة خدمة النص القرآني من خلال قواعد بيانات الذكاء الاصطناعي."[4]

"محمد زکی خضر دنیا کے مختلف شعبوں میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے علمبرداروں میں سے ایک سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اپنے علمی تخصص کے ذریعے اسلام کے لیے ایک عظیم خدمت پیش کرنے کے بارے میں سوچتے تھے، چنانچہ انہیں مصنوعی ذہانت کے ڈیٹابیس کے ذریعے قرآن کے متن کی خدمت کا خیال آیا۔"

ان کے کام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے متن اور اس کے علوم کو ایک منظم ڈیٹابیس میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، جس پر مبنی چیٹ بوٹس لوگوں کے سوالات کے درست جوابات دے سکتے ہیں۔ اسی طرح، **ڈاکٹر ابراہیم ریغی** اپنی تحقیق "دور برنامج ChatGPT في إثراء البحث الفقهي" میں چیٹ جی پی ٹی جیسے جدید ماڈلز کے فقہی تحقیق میں کردار کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کی موجودہ خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں، لیکن وہ اس کے ممکنہ فوائد کو بھی تسلیم کرتے ہیں:

"وربما يكون ChatGPT مفيد للطلبة في مراجعة معلوماتهم، من خلال المحادثة معه بالسؤال والجواب، وبهذا تكون طريقة المراجعة ممتعة وخالية من الملل والرتابة."[5]

---

[4] كمال قدة، وحمامة ميلودي، "جهود العالم مُحَّد زكي خضر في توظيف تقنيات الذكاء الاصطناعي في خدمة القرآن وعلومه"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 651.

[5] إبراهيم ريغي، "دور برنامج ChatGPT في إثراء البحث الفقهي"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 358.

"اور شاید ChatGPT طلباء کے لیے اپنی معلومات کا جائزہ لینے میں مفید ہو، اس کے ساتھ سوال و جواب کے ذریعے گفتگو کے ذریعے۔ اس طرح، جائزہ لینے کا طریقہ دلچسپ اور بوریت اور یکسانیت سے پاک ہو جاتا ہے۔"

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ ٹیکنالوجیز فتویٰ دینے کے قابل نہیں، لیکن وہ طلباء اور محققین کے لیے ایک بہترین معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

ب: تبلیغ کا انحصار معیاری، پرکشش اور مستند مواد پر ہوتا ہے۔ مصنوعی ذہانت اسلامی موضوعات پر مضامین، ویڈیوز اور سوشل میڈیا مواد کی تخلیق میں مدد کر سکتی ہے۔ اس کا سب سے طاقتور پہلو ترجمہ ہے۔ زبان کی رکاوٹ تبلیغ کی راہ میں ہمیشہ ایک بڑی دیوار رہی ہے۔ ڈاکٹر وحیدۃ بوفدح بدیسی اپنی تحقیق "تقنية الهولوجرام في خدمة الدعوة الإسلامية: قراءة في الفرص والمخاطر" میں اس رکاوٹ کو عبور کرنے کے لیے ایک انتہائی جدید اور مستقبل کا تصور پیش کرتی ہیں۔ وہ ہولوگرام ٹیکنالوجی کے امکانات پر بات کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"وهذا يدفعنا إلى ضرورة المسارعة في استخدام هذه الوسيلة لدعوة الناس إلى الإسلام، والوصول إلى عقولهم وقلوبهم."[6]

"اور یہ چیز ہمیں اس بات پر ابھارتی ہے کہ ہم لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے اور ان کے دل و دماغ تک پہنچنے کے لیے اس وسیلے (ٹیکنالوجی) کو استعمال کرنے میں جلدی کریں۔"

یہ ٹیکنالوجی ایک عالم کو بیک وقت دنیا کے مختلف حصوں میں موجود سامعین سے ان کی اپنی زبان میں خطاب کرنے کے قابل بنا سکتی ہے، جس سے تبلیغ کا دائرہ کار بے مثال حد تک وسیع ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر عبد الکریم حاقہ اور ڈاکٹر ھاجر غربی اپنی تحقیق "توظيف تقنيات الذكاء الاصطناعي في تعليم القرآن الكريم – تطبيق ترتيل نموذجا" میں **"ترتیل"** ایپ کی مثال دیتے ہوئے واضح کرتے ہیں کہ کس طرح اے آئی قرآن کی تعلیم کو عالمی سطح پر آسان بنا سکتی ہے۔[7]

ج: ڈیجیٹل دور میں اسلام کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار غلط معلومات اور من گھڑت روایات کا پھیلاؤ ہے۔ مصنوعی ذہانت اس کا مؤثر توڑ ثابت ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر زھرۃ جقریف اپنی تحقیق "إشكالية التحيز الخوارزمي في أنظمة الذكاء

---

[6] وحيدة بوفدح بديسي، "تقنية الهولوجرام في خدمة الدعوة الإسلامية: قراءة في الفرص والمخاطر"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 498.

[7] الزهرة جقريف، "إشكالية التحيز الخوارزمي في أنظمة الذكاء الاصطناعي وأثرها على حقوق الإنسان (الحق في العمل أنموذجا)"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 17.

الاصطناعي **"میں الگورتھم میں موجود تعصب** (Algorithmic Bias) **کے خطرات سے آگاہ کرتی ہیں، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہمیں ایسے اے آئی نظاموں کی ضرورت ہے جو غیر جانبدار اور علمی اصولوں پر مبنی ہوں۔**[8]

اس میدان میں علم حدیث ایک اہم مثال ہے۔ ڈاکٹر فراس بن ساسی اپنی تحقیق "توظيف الذكاء الاصطناعي في خدمة مجال الحديث وعلومه **"میں اس کے عملی اطلاقات پر بحث کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:**

"تتمثل أهم تقنيات الذكاء الاصطناعي التي يمكن توظيفها في الدعوة إلى الله في النظم الخبيرة والروبوت."[9]

"مصنوعی ذہانت کی سب سے اہم تکنیکیں جنہیں اللہ کی طرف دعوت میں استعمال کیا جا سکتا ہے، ماہر نظام (expert systems) **اور روبوٹس ہیں۔"**

ایک ایسا اے آئی نظام جو علم اسماء الرجال، جرح و تعدیل اور اصولِ حدیث پر تربیت یافتہ ہو، ممکن ہے کہ کسی بھی حدیث کی سند اور متن کا تجزیہ کرکے اس کی صحت کے بارے میں ابتدائی رائے قائم کر سکتا ہے۔ یہ نظام نہ صرف محققین کے لیے ایک انمول اثاثہ ہو گا، بلکہ عام مسلمانوں کو بھی کسی روایت کو آگے بڑھانے سے پہلے اس کی تصدیق کرنے کا ایک فوری ذریعہ فراہم کرے گا۔ اسی طرح، ڈاکٹر فیصل بن معتز بن صالح فارسی اپنی تحقیق "الذكاء الاصطناعي في خدمة المخطوطات الإسلامية بالتعرف على خطوط المؤلفين **"میں اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ کس طرح اے آئی قدیم اسلامی مخطوطات کی شناخت، درجہ بندی اور ڈیجیٹلائزیشن میں مدد کر سکتی ہے، جس سے علمی ورثے کا تحفظ ممکن ہو سکے گا۔**[10]

3. شریعت کا فریم ورک: مقاصد اور اخلاقی ضوابط:

مصنوعی ذہانت کا استعمال جہاں بے شمار مواقع پیدا کرتا ہے، وہیں کئی سنگین اخلاقی اور فقہی سوالات کو بھی جنم دیتا ہے۔ کیا ایک مشین فتویٰ دے سکتی ہے؟ کیا الگورتھم انسان کی روحانی رہنمائی کر سکتا ہے؟

---

[8] فيصل بن معتز بن صالح فارسي، "الذكاء الاصطناعي في خدمة المخطوطات الإسلامية بالتعرف على خطوط المؤلفين"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 513.

[9] فراس بن ساسي، "توظيف الذكاء الاصطناعي في خدمة مجال الحديث وعلومه"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 143.

[10] هاجر غربي، وعبد الكريم حاقة، "توظيف تقنيات الذكاء الاصطناعي في تعليم القرآن الكريم - تطبيق ترتيل نموذجا"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 639.

ان سوالات کا جواب دینا انتہائی ضروری ہے، اور اس کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے مقاصدِ شریعہ (اسلامی قانون کے اعلیٰ مقاصد) کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔ **ڈاکٹر سمیر دحیری اپنی تحقیق** "القواعد المقاصدية الضابطة لتقنيات الذكاء الاصطناعي – تصميم وصناعة واستخدامات الروبوت نموذجا" **میں اس کے لیے ایک جامع فریم ورک پیش کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:**

"إن صور هذا النوع من تقنيات الذكاء الاصطناعي مهما تنوعت تجري في حكمها على وفق موافقة قصد ونية المكلف لقصد الشارع، والحكم بالجواز والمنع تبع للقصد، والوسائل لها أحكام المقاصد."[11]

"مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیز کی یہ اقسام، خواہ کتنی ہی متنوع کیوں نہ ہوں، ان کا حکم مکلف کے ارادے اور نیت کی شارع کے مقصد سے مطابقت کی بنیاد پر طے ہوتا ہے۔ جواز اور ممانعت کا حکم مقصد کے تابع ہوتا ہے، اور وسائل کے لیے وہی احکام ہوتے ہیں جو مقاصد کے لیے ہیں۔"

ان کے مطابق، ہر ٹیکنالوجی کا استعمال ان پانچ بنیادی مقاصد (دین، جان، عقل، نسل اور مال) کے تحفظ اور فروغ کے لیے ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر طاہر تامہ اور ڈاکٹر خریف زتون بھی اپنی مشترکہ تحقیق "حوكمة الذكاء الاصطناعي من منظور مقاصد الشريعة الإسلامية الضرورية" **میں اسی نقطہ نظر کو اپناتے ہوئے کہتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت کی حکمرانی (Governance) مقاصدِ شریعہ کے تابع ہونی چاہیے۔**[12]

- **حفظِ دین (دین کا تحفظ)** مصنوعی ذہانت کا بنیادی مقصد دینِ اسلام کی صحیح اور مستند تعلیمات کو فروغ دینا ہونا چاہیے۔ اسے ہر قسم کے تعصب، فرقہ واریت اور انتہا پسندی سے پاک ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر عصام الدین احمد محمد بابکر اپنی تحقیق "المقاصد العقدية لاستخدام الذكاء الاصطناعي" **میں مقاصدِ عقیدہ پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کو توحید کے پیغام کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بننا چاہیے۔ وہ لکھتے ہیں:**

"إن في توظيف الذكاء الاصطناعي لخدمة الدعوة الإسلامية مقصد عقدي بالغ الأهمية، سيجعل الإسلام هو الخيار الأول والأولى والأعلى."

---

[11] سمير دحيري، "القواعد المقاصدية الضابطة لتقنيات الذكاء الاصطناعي – تصميم وصناعة واستخدامات الروبوت نموذجا"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 401.

[12] الطاهر تامة، وخريف زتون، "حوكمة الذكاء الاصطناعي من منظور مقاصد الشريعة الإسلامية الضرورية"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 575.

"بلاشبہ، دعوتِ اسلام کی خدمت کے لیے مصنوعی ذہانت کے استعمال میں ایک انتہائی اہم عقائدی مقصد ہے، جو اسلام کو اولین، افضل اور اعلیٰ ترین انتخاب بنادے گا۔"[13]

- **حفظِ عقل (عقل کا تحفظ)** ٹیکنالوجی کو انسانی عقل کو معطل نہیں کرنا چاہیے۔ اسے لوگوں میں تحقیق، تنقیدی سوچ اور غور و فکر کی صلاحیت کو ابھارنا چاہیے۔ ڈاکٹر نسیمہ بروال اور ڈاکٹر جمیلہ قارش اپنی مشترکہ تحقیق "تطبيقات الذكاء الاصطناعي وآثارها الواقعية في ضوء مقاصد حفظ العقل" میں لکھتی ہیں:

"إن الذكاء الاصطناعي محاكاة وصناعة وبرمجة آلية مبنية على التخزين والاستحضار السريع، بينما جهد العقل البشري مبني على الإنتاج والإبداع على غير منوال سابق، فيما الذكاء الآلي رهين المعرفة القبلية المتوفرة له."[14]

"مصنوعی ذہانت ایک ایسی مشین کی تقلید، صنعت اور پروگرامنگ ہے جو ذخیرہ اندوزی اور فوری یادآوری پر مبنی ہے، جبکہ انسانی عقل کی کوشش پیداوار اور تخلیق پر مبنی ہے جس کا کوئی سابقہ نمونہ نہیں ہوتا، اور مصنوعی ذہانت پہلے سے فراہم کردہ علم کی محتاج رہتی ہے۔"

ڈاکٹر نسیمہ بروال اور ڈاکٹر جمیلہ قارش کا یہ اقتباس ایک نہایت اہم فکری پہلو کی نشاندہی کرتا ہے کہ مصنوعی ذہانت (AI) انسانی عقل کی جگہ نہیں لے سکتی بلکہ اسے معاون کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے۔ وہ اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ AI صرف پہلے سے موجود معلومات کو محفوظ اور تیزی سے استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، جبکہ انسانی عقل فطری طور پر تخلیقی، اختراعی اور نئے خیالات پیدا کرنے والی قوت ہے۔ "حفظِ عقل" کے مقصد شریعت کے تناظر میں دیکھا جائے تو ٹیکنالوجی کا استعمال اس طرح ہونا چاہیے کہ یہ انسان کی سوچنے، تحقیق کرنے اور مسائل کے نئے حل تلاش کرنے کی صلاحیت کو کمزور نہ کرے۔ اگر مصنوعی ذہانت پر اندھا دھند انحصار کیا گیا تو انسانی غور و فکر کی قوت ماند پڑ سکتی ہے، جو شریعت کے اس بنیادی مقصد کے خلاف ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ٹیکنالوجی کو ایک آلہ سمجھا جائے جو انسان کے علم و فہم کو وسعت دے، نہ کہ اسے معطل کرے۔ اس طرح ہی انسان ٹیکنالوجی کے صحیح استعمال سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی عقل و فہم کو مزید جِلا بخش سکتا ہے اور علم و تحقیق کے میدان میں ترقی حاصل کر سکتا ہے۔

---

[13] عصام الدين أحمد مُحَّد بابكر، "المقاصد العقدية لاستخدام الذكاء الاصطناعي"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 424.

[14] نسيمة بروال، وجميلة قارش، "تطبيقات الذكاء الاصطناعي وآثارها الواقعية في ضوء مقاصد حفظ العقل"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 567.

- **انسانی نگرانی کا اصول :(Human Oversight)** سب سے اہم اصول یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت ہمیشہ انسانی نگرانی کے تابع رہے۔ فتویٰ، روحانی رہنمائی اور پیچیدہ فقہی مسائل کی تشریح کا کام مستند علماء ہی انجام دے سکتے ہیں۔ڈاکٹر محمد رمضانی اپنی تحقیق "توظيف تطبيقات الذكاء الصناعي في ميدان 'علم علل الحديث' وسؤال الأهلية – دراسة تطبيقية على chatgpt" میں چیٹ جی پی ٹی کا تفصیلی مطالعہ کرتے ہیں اور اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ موجودہ مصنوعی ذہانت فتویٰ دینے کی بالکل بھی اہلیت نہیں رکھتی کیونکہ وہ "قرائن" اور "سیاق وسباق" کو سمجھنے سے قاصر ہے۔[15] ڈاکٹر محمد غرغوط بھی اپنی تحقیق "صناعة الفتوى عن طريق الذكاء الاصطناعي – الروبوت المفتي أنموذجا "میں اسی خطرے کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مشین فتویٰ دینے کے عمل میں انسانی فہم اور بصیرت کی جگہ نہیں لے سکتی۔[16]

4. چیلنجز اور مستقبل کا راستہ:

اس انقلابی ٹیکنالوجی کو تبلیغ دین کے لیے اپنانے کی راہ میں کئی رکاوٹیں ہیں جن پر قابو پانا ضروری ہے:

(الف) مصنوعی ذہانت کے جدید نظاموں کی تیاری اور دیکھ بھال کے لیے بھاری تکنیکی مہارت اور مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسلم دنیا کے بہت سے ممالک اور ادارے اس میدان میں پیچھے ہیں۔ اس کے علاوہ، اسلامی علوم کے لیے مخصوص اے آئی ماڈلز کی تیاری کے لیے اعلیٰ پائے کے محققین کی ضرورت ہے۔ڈاکٹر زبیري زبیر الیاسین اور ڈاکٹر خالد تواتی اپنی تحقیق "ضمان أضرار الذكاء الاصطناعي في الفقه الإسلامي "میں اس ٹیکنالوجی سے پیدا ہونے والے ممکنہ نقصانات اور ان کی تلافی کے پیچیدہ قانونی مسائل پر بحث کرتے ہیں، جو اس کی پیچیدگی کو مزید اجاگر کرتا ہے۔[17]

اس میدان میں کامیابی کے لیے اسلامی علوم کے ماہرین (علماء، فقہاء، محدثین) اور ٹیکنالوجی کے ماہرین (انجینئرز، ڈیٹا سائنٹسٹس، پروگرامرز) کے درمیان گہرے اور بامعنی تعاون کی ضرورت ہے۔ ان دونوں شعبوں کے درمیان موجود خلیج کو پر کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ڈاکٹر قویدر العشبی اپنی تحقیق "الذكاء الاصطناعي في الفقه الإسلامي والقانون – مفاهيم

[15] محمّد رمضاني، "توظيف تطبيقات الذكاء الصناعي في ميدان علم علل الحديث وسؤال الأهلية – دراسة تطبيقية علىChatGPT" ، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 195.

[16] محمّد غرغوط، "صناعة الفتوى عن طريق الذكاء الاصطناعي – الروبوت المفتي أنموذجا"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 371.

[17] زبير الياسين زبيري، وخالد تواتي، "ضمان أضرار الذكاء الاصطناعي في الفقه الإسلامي"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 621.

وتوجيهات ومنطلقات "میں اسی نکتے پر زور دیتے ہیں کہ فقہ اور قانون کے ماہرین کو ٹیکنالوجی کے ماہرین کے ساتھ مل کر کام کرنا ہو گا۔[18]

(ب) مصنوعی ذہانت کے نظام کی کارکردگی اس ڈیٹا پر منحصر ہوتی ہے جس پر اسے تربیت دی جاتی ہے۔ اگر تربیتی ڈیٹا میں تعصب، غلط معلومات یا بدمذہبوں کی چھاپ ہو، تو اے آئی بھی وہی غلطیاں اور تعصبات دہرائے گا۔ اسلامی علوم کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں مستند، وسیع، جامع اور غیر متعصب ڈیٹا سیٹس کی تیاری ایک بہت بڑا اور اہم کام ہے۔ ڈاکٹر عبد اللہ بن حسن محمد الحبجر اپنی تحقیق "توظيف الذكاء الاصطناعي في استنباط الأحكام والفتاوى من منظور مقاصدي وتأصيلي "میں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ڈیٹا کی بنیاد قرآن و سنت اور مستند علمی ورثے پر ہونی چاہیے۔[19]

(ج) مصنوعی ذہانت کے استعمال کے لیے واضح اخلاقی اور قانونی رہنما اصولوں کی ضرورت ہے۔ **ڈاکٹر ابو بکر مصطفاوی** اپنی تحقیق "مخاطر وأضرار تطبيقات الذكاء الاصطناعي وأثرها في تحديد المسؤولية الشرعية والقانونية **"میں** اس کے قانونی اور شرعی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک جامع فریم ورک کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔[20] اسی طرح، ڈاکٹر حکیم شوال اپنی تحقیق "علاقة الروبوتات الذكية بالتماثيل المنهي عنها في الشريعة الإسلامية – دراسة مقارنة **"میں** روبوٹس کی ہیئت اور اس کے شرعی پہلوؤں پر بحث کرتے ہیں، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس ٹیکنالوجی کے ہر پہلو کے لیے گہرے فقہی غور و فکر کی ضرورت ہے۔[21]

5. عملی اطلاقات اور مثالی مطالعات پر گہری نظر:

ذیل میں پیش کی گئی مثالیں ہمیں مستقبل کی ایک جھلک دکھاتی ہیں:

- **قرآن کی تعلیم - ترتیل ایپ:** جیسا کہ ڈاکٹر ہاجر غربی اور ڈاکٹر عبد الکریم حاقہ نے واضح کیا، یہ ایپ اے آئی کے عملی اطلاق کی ایک بہترین مثال ہے۔ یہ نہ صرف قرآن سننے کا ذریعہ ہے، بلکہ یہ ایک ذاتی ٹیوٹر کی طرح کام کرتی ہے۔ یہ

---

[18] قويدر العشبي، "الذكاء الاصطناعي في الفقه الإسلامي والقانون – مفاهيم وتوجيهات ومنطلقات"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 307.

[19] عبد الله بن حسن محمّد الحبجر، "توظيف الذكاء الاصطناعي في استنباط الأحكام والفتاوى من منظور مقاصدي وتأصيلي"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 113.

[20] بوبكر مصطفاوي، "مخاطر وأضرار تطبيقات الذكاء الاصطناعي وأثرها في تحديد المسؤولية الشرعية والقانونية"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 287.

[21] حكيم شوال، "علاقة الروبوتات الذكية بالتماثيل المنهي عنها في الشريعة الإسلامية – دراسة مقارنة"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 537.

ماڈل ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح اے آئی کو اسلامی علوم کی تعلیم، جو تبلیغ کا ایک اہم حصہ ہے، کو زیادہ ذاتی، مؤثر اور قابلِ رسائی بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ڈاکٹر سعید ہراوۃ بھی اپنی تحقیق "توظيف تقنيات الذكاء الاصطناعي في تعليم القرآن الكريم "میں ایسے ہی نظاموں کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔[22]

- **عربی زبان اور مخطوطات :** ڈاکٹر العربی بو عمران بو علام اپنی تحقیق "أهمية توظيف تقنيات الذكاء الاصطناعي في الدراسات القرآنية "میں AntConc جیسے ٹولز کے استعمال کا ذکر کرتے ہیں جو قرآن کے لسانی تجزیے میں مدد دیتے ہیں۔[26] یہ ٹولز محققین کو قرآن کے الفاظ، اس کے استعمال اور سیاق و سباق کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد دیتے ہیں، جس سے قرآن کا پیغام زیادہ مؤثر طریقے سے بیان کیا جا سکتا ہے۔
- **فقہی تحقیق میں معاونت :** ڈاکٹر محمود زعیم اور ڈاکٹر عبد الرحمن مايدي اپنی تحقیق "القواعد الشرعية الضابطة لتقنيات الذكاء الاصطناعي "میں اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ کس طرح اے آئی فقہاء کو قواعدِ فقہ اور اصولِ فقہ کی بنیاد پر مسائل کا تجزیہ کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔[23] اگرچہ اے آئی خود فتویٰ نہیں دے سکتی، لیکن وہ متعلقہ نصوص، فقہی آراء اور قواعد کو جمع کر کے فقیہ کے سامنے پیش کر سکتی ہے، جس سے تحقیقی عمل تیز اور جامع ہو سکتا ہے۔
- **مالیاتی اور معاشی نظام :** ڈاکٹر حمزۃ رشید زحالي اور ڈاکٹر یاسر محمد عبد الرحمن طرشاني اپنی تحقیقات میں اسلامی مالیات اور معیشت میں اے آئی کے کردار پر روشنی ڈالتے ہیں۔[24]، یہ اگرچہ براہِ راست تبلیغ کا موضوع نہیں، لیکن ایک مضبوط اور منصفانہ اسلامی معاشی نظام کا قیام خود اسلام کی ایک بہترین عملی تبلیغ ہے۔

---

[22] السعيد هراوة، "توظيف تقنيات الذكاء الاصطناعي في تعليم القرآن الكريم – تطبيق ترتيل نموذجا"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 639.

[23] محمود زعيم، وعبد الرحمن مايدي، "القواعد الشرعية الضابطة لتقنيات الذكاء الاصطناعي"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 687.

[24] حمزة رشيد زحالي، "ترشيد توظيف تقنيات الذكاء الاصطناعي في خدمة فقه المعاملات المالية المعاصرة"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 245.

ياسر مُحَمَّد عبد الرحمن طرشاني، "دور الذكاء الاصطناعي في تطوير تكنولوجيا المالية الإسلامية لتحقيق مقصد حفظ المال في عصر التحول الرقمي"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 267.

- **سماجی اور اخلاقی مسائل:** ڈاکٹر العید باللی اپنی تحقیق میں اے آئی کے اخلاقی پہلوؤں پر بات کرتے ہیں،[30] جبکہ ڈاکٹر الیاس تامہ اس کے شرعی نقطہ نظر کا جائزہ لیتے ہیں۔[25] یہ تحقیقات اس بات کو یقینی بنانے میں مدد دیتی ہیں کہ تبلیغ کے لیے استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی خود اسلامی اخلاقیات کے منافی نہ ہو۔

خاتمہ:

مصنوعی ذہانت ایک دو دھاری تلوار ہے۔ یہ انسانیت کے لیے بے پناہ فوائد لا سکتی ہے، لیکن اس کے غلط استعمال کے خطرات بھی سنگین ہیں۔ تبلیغِ دین کے میدان میں یہ ٹیکنالوجی ایک انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ اسلام کے آفاقی پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے، علم کی تصدیق کرنے، اور نئی نسلوں کو دین سے جوڑنے کے لیے بے مثال مواقع فراہم کرتی ہے۔

معاصر مسلم علماء کی یہ تحقیقات اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسلم علمی طبقہ اس چیلنج سے آگاہ ہے اور اس سے نمٹنے کے لیے تیار ہے۔ ان کا متفقہ پیغام یہ ہے کہ ہمیں مصنوعی ذہانت کو کھلے دل و دماغ سے اپنانا چاہیے، لیکن اپنی اقدار، اصولوں اور مقاصدِ شریعہ کی روشنی میں۔ اس کا استعمال انسانی عالم اور فقیہ کی جگہ لینے کے لیے نہیں، بلکہ ان کے کام کو مزید مؤثر، وسیع اور قابلِ رسائی بنانے کے لیے ہونا چاہیے۔

اگر مسلم امت اس ٹیکنالوجی کو حکمت، بصیرت اور اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ اپناتی ہے، تو یہ اکیسویں صدی میں دعوت الی اللہ کو نئی بلندیوں تک پہنچا سکتی ہے، اور اسلام کا پیغامِ رحمت اور ہدایت ایک بار پھر پوری دنیا کے لیے مشعلِ راہ بن سکتا ہے۔ ذمہ داری اب مسلم علماء، مفکرین، اور ٹیکنالوجسٹس پر ہے کہ وہ اس میدان میں قیادت سنبھالیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ مستقبل کی ٹیکنالوجی انسانیت کی خدمت اور خالق کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنے۔

---

[25] العيد باللي، "تقنيات الذكاء الاصطناعي بين القدرات البشرية والمسؤولية الأخلاقية"، في الذكاء الاصطناعي وتطبيقاته في العلوم الإسلامية، (الجزائر: كلية العلوم الإسلامية – جامعة الوادي، 2024)، 35.